اہلِ یورپ پر مصائب آنے کی وجہ

جنگ کی صورت میں اس وقت دُنیا پر جو خوفناک تباہی آئی ہوئی ہے اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی لاکھوں کروڑوں انسان جن میں عورتیں بچے۔ بوڑھے سب شامل ہیں۔ ایک عالمگیر عذاب میں مبتلا ہیں۔ بڑے بڑے متمرد اور مغرور و سرکش آج ایسی مسکینی۔ اور عجز و انکسار کی حالت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کہ دیکھ کر انقلاب دہر پر تعجب ہوتا ہے۔ اشرف المخلوق انسان کے خون سے زیادہ ارزاں چیز آج کوئی نظر نہیں آتی۔ فلک بوس محلات اور بڑی بڑی عمارتیں پیوند خاک ہو رہی ہیں۔ قریبی سے قریبی رشتہ دار اور عزیز سے عزیز دوست بھی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ بڑے بڑے جابر حکمران اور مقتدر تاجدار نہایت کس مپرسی کی حالت میں اپنے وطن اور اقربا سے دور زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ اور اپنی گزشتہ شان و شوکت پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے امن و چین سے رہنے والوں کو اس پریشانی اور مصیبت میں مبتلا کیوں کر دیا۔ اور دُنیا پر یہ عذاب کس وجہ سے نازل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں جہاں دُنیا کے مختلف ممالک کو آنے والے خوفناک عذابوں کی اطلاع دی ہے۔ وہاں یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ:۔

"تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل۔ اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے۔ اور وُہ چپ رہا۔ مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے!"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

یہ ہے اس عذاب کی علت اور وجہ جو اس زمانہ کے مامور و مرسل نے بیان فرمائی۔ اور گو دُنیا نے اس انتباہ سے جو دنیا کی تمام اقوام کو کیا گیا تھا۔ فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور مادیات میں انتہائی استغراق اور دُنیوی ساز و سامان کی افراط نے ان کی توجہ کو اس قادر مطلق خدا کی طرف پھرنے نہ دیا۔ اور ان کی نگاہ ان سفلی اسباب سے اوپر نہ اُٹھ سکی بجائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے دُنیوی نعمتوں کی فراوانی اور اس لحاظ سے اس کے افضال ان کے اندر ایک روحانی بصیرت پیدا کرنے کا موجب ہوتے۔ یہ ان کی آنکھوں پر ایک ایسی پٹی بن گئے۔ جس کی بندش روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔ اور وُہ تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے۔ اور صفحۂ عالم پر مکروہ کام بکثرت ہونے لگے۔

تب خدا تعالےٰ نے دُنیا کو ان مصائب کے ذریعہ بیدار کرنا چاہا۔ اور اس عذاب کی نوعیت میں جوں جوں شدت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی غرض و غایت کی طرف بھی توجہ ہوتی جا رہی ہے۔

چنانچہ فرانس کے وزیر اعظم مارشل پیٹیان نے ۲۰۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو بورڈو سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں اپنی حکومت کی طرف سے صلح کی درخواست کے اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ حالات کیوں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں کہا۔ کہ:۔

"فرانسیسیوں پر جو کاری ضرب لگی ہے۔ فرانسیسیوں کو اس سے انکار نہیں ہے۔ تمام قوموں کی زندگی میں نشیب و فراز آتے ہیں۔ ہم اس جنگ سے سبق حاصل کریں گے۔ سنہ ۱۹۱۸ء کی فتح کے بعد قربانی کی سپرٹ کی جگہ عیاشی کی سپرٹ نے لے لی۔ لوگوں نے جو کچھ دیا تھا۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا۔ لوگوں نے چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانے شروع کر دیئے۔ وہ محنت سے جی چرانے لگے!" وغیرہ وغیرہ۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ان عذابوں کی جو وجہ بتائی تھی۔

یعنی دُنیا میں "مکردہ کامسوں" کا ہونا ہے آج فرانس کے ارباب حل وعقد تسلیم کر رہے ہیں۔ اور ان کو اقرار ہے کہ فرانس کی اس تباہی اور ہلاکت میں بہت بڑا دخل اہلِ فرانس کی عیاشی کا ہے۔ یہی حال دُوسرے ممالک کا ہے وُہ ممالک جن پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان کی تباہی اور بربادی میں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ اور ان کے مصائب وآلام کی کوئی حد نہیں۔ لیکن جرمنی میں بھی کوئی کم تباہی نہیں آ رہی ہے۔ اِس وقت وُہ فتوحات کے جوش میں گو اپنے نقصانات اور تکالیف کی پروانہ کرے لیکن جس وقت بھی حالات نے پلٹا کھایا۔ جرمنی کی حالت سب سے زیادہ نازک ہو جائے گی ؛

غرض آج دنیا اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی پُوری پوری سزا بھگت رہی ہے اور اس وقت تک بھگتتی رہے گی۔ جب تک اپنی اصلاح نہ کرے گی۔ اور اپنے حقیقی خالق ومالک کی مرضی کو اپنی خواہشات پر مقدم نہ کرے گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ احسان ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اب بفضلہٖ تعالےٰ صحت ہے، الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد سلمہا اللہ تعالےٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں ؛

مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ بوجہ بخار بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے ؛

اخبار احمدیہ

درخواستِ دُعا } شیخ غلام رسول صاحب پھلور کی لڑکی رشیدہ بی بی بعارضہ بخار بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

امتحان میں کامیابی } امسال مندرجہ ذیل احمدی نوجوان پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے۔ ایل کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ (۱) چودہری محمد عبد اللہ صاحب (۲) چودہری شریف احمد صاحب باجوہ (۳) محمد جعفر صاحب

آنریری انسپکٹر بیت المال } چودھری غلام محمد صاحب ساکن کڑیال تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کو تحصیل بٹالہ کے شمال مغربی حصہ کے لئے جو ضلع امرتسر کے ساتھ ملحق ہے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب وجماعتہائے احمدیہ ان سے تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس علاقہ میں مندرجہ ذیل جماعتیں ہوں گی۔ دھرم کوٹ رندھاوا۔ ڈیرہ بابانانک شکار ماچھیاں۔ بہلول پور سیالکوٹ لنگروال وغیرہ وغیرہ (ناظر بیت المال)

تقرر سیکرٹری مال } چونکہ چودھری فضل احمد صاحب دو ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ جماعت احمدیہ کراچی کے لئے صوفی عبد الحکیم صاحب پوسٹل کلرک کو بطور سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے ۴۲۴

۴۲۴ احباب وعہدیداران ان سے تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں ؛ ناظر بیت المال

سیدہ امۃ الودود کی مرگ ناگہاں

مرگ۔ مرگِ نوجواں اور ناگہاں	کیوں نہ ہو غمگین ہر خورد وکلاں
طوطیٔ سدرہ نشیں امۃ الودود	چل بسی ہے دفعۃً سوئے جناں
شمعِ نورِ علم پر پروانہ وار	کر گئی قربان جانِ ناتواں
دیکھنے پائی نہ کچھ اس کی خوشی	پاس محنت سے کیا جو امتحاں
اے شہیدِ جستجوئے علم وفن	تیری قربانی نہ ہوگی رائیگاں
حسرتیں سب دل کی دل میں لے گئی	مضطرب کیونکر نہ ہوں باپ اور ماں

لے خدا اے چارہ آزارِ ما
صبر دے ہم کو کہ ہے قومی زیاں

خاکسار
رحمت اللہ شاکر

وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بالکل اسی آیت قل ما عند اللہ خیرٌ من اللھو ومن التجارۃ کا ترجمہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تجارت اور لہو سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سستیاں چھوڑ دو قربانیاں کرو۔ اور دین کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لو۔ تو یہ تمہارے لئے بہت زیادہ بہتر ہے۔ پس اے پروفیسر والے ڈاکٹر والے وکیلو۔ اے سرکاری ملازمو۔ اے تاجرو۔ اے صناعو اور اے ہر قسم کا پیشہ کرنے والو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالےٰ کی برکت حاصل ہو تو اُو دین کے کام میں لگ جاؤ۔ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دو۔ واللہ خیرُ الرازقین۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے اور دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے۔ اور دین کے لئے اپنا قیمتی وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا۔ بلکہ یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح تم مال خرچ کرو گے تو خدا تعالےٰ تمہیں دُنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں حقیر وذلیل نظر آنے لگیں گی"۔

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والو! کیا تحریک جدید سال ششم کا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے ہو۔ اگر نہیں تو نوٹ کر لیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آپ سے چاہتے ہیں کہ تحریکِ جدید کا بڑا جلسہ جو ۱۱ اگست ۱۹۴۰ء کو ہو گا۔ اس تک آپ اپنا وعدہ پُورا کر دیں۔ اگر آپ یکمشت یا جون۔ جولائی۔ اگست کی تین قسطوں میں ادا کر دیں۔ تو آپ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پندرہ ۱۵ اگست کو پیش کیا جائے گا ؛

پس ابھی سے اپنے عہد کو پُورا کرنے کی فکر کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

ایک اعتراض کا جواب

فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک میری یہ خواہش رہی۔ کہ میں حضرت عمرؓ سے پوچھوں۔ کہ آیت وان تظاھرا علیہ فان اللّٰہ ھو مولٰہُ وجبریل وصالح المومنین (تحریم) یعنی اگر وہ دونوں عورتیں اس نبی کے خلاف ہو جائیں تو پروا نہیں۔ کیونکہ خود خدا تعالےٰ جبرئیل اور تمام نیک مومن اس کے مددگار ہیں یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کن دو بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ مگر میں ہمیشہ خوف کھاتا تھا۔ کہ پوچھنے پر کہیں ناراض نہ ہو جائیں۔ لیکن آخر ایک دن مجھے موقعہ مل ہی گیا۔ اور میں نے پوچھا۔ کہ یہ دو عورتیں کون تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ تھیں۔

فرمایا۔ عام مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ اور ایک عیسائی نے لکھا ہے۔ کہ "محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خدا نے خوب مورچہ قائم کیا ہے۔ بیچاری دو عورتوں سے، جو پہلے ہی کمزور طبع ہوتی ہیں۔ ایک لغزش ہو گئی ہے۔ ان کو وہ ڈرایا اور دھمکایا ہے۔ کہ خبردار۔ توبہ کرو۔ ورنہ خدا، رسول، فرشتے اور تمام مومنین (مومنین بھی صالح جو پورے استقلال کے ساتھ مرتے دم تک لڑتے رہیں گے) تمہارے خلاف جنگ کریں گے حالانکہ دو عورتوں کے لئے صرف ایک مرد ہی کافی ہے۔ دو عورتوں سے ڈر کر اس قدر واویلا کرنا محمد اور اس کے خدا کا کام ہی ہو سکتا ہے"۔

لیکن یہ اعتراض کم فہمی کا نتیجہ ہے اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ جو لیتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اے نبی کی بیویو! تمہاری تمام عزت اس سے قائم ہے کہ تم پر خدا اور اس کا رسول راضی ہیں فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔ اور تم تمام مومنین کی مائیں ہو۔ وہ بھی تمہارا ادب و احترام کرتے ہیں۔ مومنین کے ساتھ صالح کی قید اس لئے لگائی ہے کہ وہ ریا اور دکھاوے کے طور پر عزت نہیں کرتے۔ بلکہ نہایت نیک نیتی اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ احترام کرتے ہیں۔ اور تمہاری اطاعت میں سعادت سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر تم نے رسول کے منشا کے خلاف کوئی کام کیا۔ تو یہ سب عزت جاتی رہے گی۔ نہ تم پر خدا کی رضا رہے گی۔ اور نہ اس کے رسول کی نظر شفقت، اور نہ ہی مومنوں کے دل میں تمہارا احترام رہے گا۔ اور نہ ہی فرشتے تم پر درود بھیجیں گے۔ گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منشاء کے خلاف کوئی کام کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دین۔ اور دنیا میں ترقی اور عزت پانے کا ہر طریق اور سبب بند ہو جائے گا۔ پس اس آیت کا یہ نہایت ہی صاف اور لطیف مطلب ہے۔

بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ وہ بات کیا تھی؟ مگر اس تفتیش اور ٹوہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ دیکھو۔ خدا تعالےٰ ان دونوں سے کہہ رہا ہے۔ کہ جس نے بات کی۔ اس نے بھی اچھا نہیں کیا۔ اور جس نے سنی اس نے بھی اچھا نہیں کیا۔ اب ہم خواہ مخواہ ادھر اُدھر کے قیاسات دوڑا کر اور بے ثبوت باتیں نکال کر کیوں مجرم قرار پائیں۔

جوتیوں سمیت نماز پڑھنا

فرمایا۔ حضرت ابو سلمہ رضہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اکان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم یصلّی فی نعلیہ کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نعم "ہاں" پڑھ لیا کرتے تھے۔

جوتی کے ساتھ نماز پڑھنا شرع میں منع نہیں۔ بشرطیکہ جوتی صاف ہو۔ مگر جہاں نماز پڑھنی ہو۔ اس جگہ کو اس سے بہت تعلق ہے۔ اگر وہ جگہ کچی ہے اور وہاں گرد یا کنکر وغیرہ ہوں۔ اور جوتی اتارنے میں تکلیف ہوتی ہو۔ تو بے شک جوتی سمیت نماز پڑھ لی جائے۔ بشرطیکہ جوتی صاف ہو۔ لیکن اگر پختہ فرش ہو۔ جیسا کہ آج کل قریباً تمام مساجد میں ہوتا ہے۔ تو چونکہ وہاں جوتی اتارنے میں پاؤں کو کسی قسم کی تکلیف کا خطرہ نہیں۔ لہٰذا ایسی جگہ ضرور جوتی اتار کر نماز ادا کرنی چاہیئے۔ پس حدیث میں جہاں یہ آیا ہے۔ کہ جوتی کے ساتھ نماز ہو سکتی ہے۔ اس سے مراد وہ مساجد یا جگہیں ہیں۔ جہاں کچا فرش ہو۔

فرمایا۔ طہارت کے تین بڑے رکن ہیں۔ (۱) مصلّی کا جسم پاک ہو۔ (۲) جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے۔ وہ جگہ پاک ہو۔ (۳) مصلی کا لباس پاک اور صاف ہو۔ چونکہ جوتی بھی لباس میں داخل ہے۔ اس لئے جوتی جب صاف ہو۔ تو اس کے سمیت نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ جب شریعت میں جوتیوں کے ساتھ نماز پڑھنا منع نہیں تو پھر ان کے سمیت ضرور نماز پڑھنی چاہیئے۔ مگر یہ بالکل لغو بات ہے۔ کیونکہ ضروری نہیں۔ کہ جس کام سے شریعت منع نہ کرے اسے ضرور کیا جائے۔

فرمایا۔ دیکھو بستر پر جوتی سمیت بیٹھنا شریعت میں منع نہیں۔ مگر کیا اس خیال سے ہر شخص کو بستر پر جوتی سمیت چڑھ جانا چاہیئے۔ کیا کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے۔ تو اس سے پوچھے۔ کہ فرش پر جوتی سمیت چڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جب وہ کہے۔ کہ جائز ہے تو پھر غلاظت سے بھری ہوئی جوتیوں سمیت قیمتی قالینوں پر چڑھ جائے۔ اور جب میزبان اس کی اس احمقانہ حرکت پر حیران ہو۔ تو کہے۔ صاحب! حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ ابھی تو آپ نے کہا ہے۔ کہ فرش پر جوتیوں سمیت چڑھنا منع نہیں۔ تو کیا کوئی ایسے شخص کو عقلمند کہنے کے لئے تیار ہوگا؟

پس بے شک شریعت نے جوتیوں سمیت نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں۔ کہ ضرور جوتیوں کے سمیت نماز ادا کرنی چاہیئے چونکہ انسان حامل شریعت ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اسے عقل جیسی نعمت عطا فرما کر دوسری تمام مخلوقات سے اسے ممتاز کر دیا ہے۔ پس عقل سے کام لینا چاہیئے۔ اور موقع و محل کو دیکھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔

غرض کچے فرشوں پر جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ حدیث کے مفہوم کے عین مطابق ہے۔ ہاں اگر فرش سخت ہو۔ جیسا کہ آج کل مسجدوں کا ہوتا ہے۔ تو جوتی اتار کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ ورنہ یہ بات گناہ کا موجب ہوگی۔

فرمایا۔ بعض اہلحدیث اس پر نہایت سختی سے عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ کہ اہلحدیث حنفیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے گئے۔ اور گندی جوتیوں سمیت مسجد کی دریوں اور چٹائیوں پر جا کر نماز پڑھنے لگ گئے جس سے دریاں اور چٹائیاں خراب ہو گئیں۔ اور فسادات ہوئے۔

خاکسار محمود احمد خلیل شاہ پوری

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار "اہلحدیث" ۲۱ جون ۱۹۴۰ء میں "قرآن اور انجیل" کا موازنہ کرتے ہوئے قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استثناء ۱۸: ۲۰ کی پیشگوئی پیش کر کے لکھا ہے۔

"اس پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ کہ خدا نے موسےٰ کی مانند ایک نبی کے برپا کرنے کا حکم کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خدا اپنا کلام اس نبی کے مونہہ میں ڈالے گا۔ اور تیسری یہ ضروری بات ہے۔ کہ جو نبی صادق نہ ہوگا وہ قتل کیا جائے گا۔"

پھر لکھا ہے:۔

"اب تیسری شرط یہ ہے۔ کہ وہ نبی صادق ہوگا لہذا قتل نہ کیا جائے گا چنانچہ ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبی صادق تھے۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جھوٹے نبی کے واسطے جو عذاب مقرر کیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس سے کوئی نسبت نہ ہوئی۔ برخلاف اس کے بقول نصاریٰ حضرت مسیح قتل کئے گئے۔ پس اس بشارت سے بھی ثابت ہوا۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے سچے نبی اور رسول تھے۔ اور جو کلام آپ پر نازل ہوا خدا کا سچا کلام ہے۔ کیونکہ استثناء ۱۸: ۲۰ کے مطابق جب ایک جھوٹی آیت کہنے کا اذن خدا کی طرف سے نہیں تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن جس نے کئی ایک ہزار باتیں بیان کی ہیں۔ ان کا اذن دے دیا گیا ہو۔" (اہلحدیث ۲۱ جون ۱۹۴۰ء)

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقانیت و صداقت کا یہ ایک نہایت ہی بیّن اور واضح ثبوت ہے۔ اور یہ معیارِ صداقت مولوی ثناء اللہ صاحب بارہا عیسائیوں کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مقدمہ تفسیر ثنائی میں بھی لکھا۔

(الف) "نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صٓ ۱)

(ب) "واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔ مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ عنسی نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دعوے نبوت کئے۔ اور کیسے کیسے جھوٹ خدا پر باندھے۔ لیکن آخرکار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے۔"

(ج) "دعوے نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔"

پس ظاہر ہے کہ یہ معیار مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسلم ہے۔ اور وہ اسے مخالفین کے سامنے اس لئے پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ بھی اسے مان لیں۔ لیکن جب یہی معیار جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔ تو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور آخر یہاں تک نوبت آگئی ہے۔ کہ اپنی تفسیر کے نئے ایڈیشن سے اپنے پیش کردہ معیار کی اس عبارت کو ہی اڑا دیا ہے۔

اب چونکہ صادق و کاذب مدعی نبوت کے درمیان مابہ الامتیاز معیار کو انہوں نے تازہ اخبار اہلحدیث میں پیش کیا ہے پس ہمارا یہ جائز حق ہے۔ کہ ہم ان سے گزارش کریں۔ کہ وہ بتلائیں۔ کہ جب انہیں مسلم ہے کہ "جو نبی صادق نہ ہوگا وہ قتل کیا جائے گا۔" (اہلحدیث ۲۱ جون ۱۹۴۰ء) تو اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام "نبی صادق" نہ تھے تو آپ کیوں قتل نہ کئے گئے۔ پس آپ کا قتل نہ کیا جانا (خصوصاً جبکہ آپ کو واللہ یعصمک من الناس کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی طرف سے قتل سے بچائے جانے کا وعدہ بھی دیا گیا تھا۔) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کو یقیناً صادق و راستباز نبی ثابت کرتا ہے۔

نیز مولوی ثناء اللہ صاحب تسلیم کرتے ہیں:۔

"استثناء ۱۸: ۲۰ کے مطابق جب ایک جھوٹی آیت کہنے کا اذن خدا کی طرف سے نہیں۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم جس نے کئی ایک ہزار باتیں بیان کی ہیں۔ ان کا اذن دیا گیا ہو۔"

میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے الفاظ میں ہی دریافت کرتا ہوں۔ کہ "استثناء ۱۸: ۲۰ کے مطابق جب ایک جھوٹی آیت کہنے کا اذن خدا کی طرف سے نہیں تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ تذکرہ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و رؤیا کا مجموعہ) جس میں کئی ایک ہزار باتیں بیان کی ہیں۔ ان کا اذن دیا گیا ہو۔"

اب اگر باوجود ان حقائق کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صادق و راستباز نبی اور آپ کے الہامات کو خدا کا سچا کلام تسلیم نہ کریں۔ تو پھر اسی رنگ میں اگر عیسائی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے انکار کریں۔ اور قرآن کریم کو خدا کا کلام ماننے سے منکر ہو۔ تو اسے کیونکر سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے اس اعتراض کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی باوجود دعوئے نبوت کے اور باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک صادق نبی ہونے کے بھی قتل نہ ہوئے اور ان کے الہامات خدا کا کلام نہیں۔ حضرت محمد (صلی اللہ

مولوی محمد علی صاحب سے دو سوال

اخبار "پیغام صلح" ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا۔

"مجھے بہت سے قادیانی اصحاب سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جنہوں نے خود کہا ہے۔ کہ ہماری ضمیریں ماردی گئی ہیں۔ ہماری آزادی سلب کر لی گئی ہے ہم اپنی مرضی سے بول نہیں سکتے۔" عرصہ تین سال کا ہونے کو ہے۔ مولوی صاحب سے بادب دریافت کیا گیا تھا۔ کہ وہ بہت سے قادیانی اصحاب میں سے صرف دس ایسے اشخاص کے نام بتلا دیں جنہوں نے مندرجہ بالا بات خود کہی ہو۔ یا صرف اس شہر کا ہی نام بتلا دیں۔ جہاں کے دس قادیانی اصحاب نے آپ سے یہ کہا ہو۔ لیکن مولوی صاحب ابھی تک نہیں بتلا سکے۔ وہ یا تو نام بتلائیں۔ یا اپنے ان الفاظ کو واپس لے لیں۔

(۲) مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "ہم سرمو ایک لفظ حضرت مسیح موعودؑ کے برخلاف نہیں لکھتے مگر ایک مثال ملاحظہ ہو۔ تفسیر وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں لکھتے ہیں۔ "جو لوگ ان الفاظ سے یہ معنی لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا۔ جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے وہ غلطی کرتے ہیں۔" (بیان القرآن صٓ ۱۱۱۷ و صٓ ۱۱۱۸) حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ صریح طور پر فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا پس ان پر جو عذاب نازل ہوا آخر میرے دعوے کے بعد ہوا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صٓ ۵۲-۵۳) فرمایئے مولوی صاحب کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکماً عدلاً کے صریح خلاف نہیں لکھ

ایک احمدی نوجوان کی قابل داد جرأت و بہادری

۱۶ جون کو موضع غازیکوٹ تحصیل گورداسپور میں مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کو سننے کے لئے دارالامان سے بہت سے احباب تشریف لے گئے تھے۔ غازیکوٹ کے پاس ایک بہت بڑی نہر بہتی ہے۔

۱۷ جون علی الصبح بہت سے نوجوان اس نہر میں نہانے گئے۔ اسی اثنا میں مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید کا دم ٹوٹ گیا۔ اور گہرے پانی میں انہیں غوطے آنے شروع ہو گئے۔ اس وقت وہ وہاں اکیلے تھے۔ انہوں نے مدد کے لئے آوازیں دیں۔ اتنے گہرے پانی میں سے ایک جسیم نوجوان کو ڈوبنے سے بچانا آسان کام نہ تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مرحوم نے جرأت کر کے چھلانگ لگائی۔ اور جانفشانی سے مرزا منور احمد صاحب کو نیم بیہوشی کی حالت میں کنارے پر لے آئے۔ ان کا یہ بہادرانہ فعل اس قابل ہے۔ کہ احمدی نوجوان اس کی تقلید کریں۔ شور پڑنے پر جب میں مکان پر سے نہر پر گیا۔ تو دیکھا۔ کہ غیر احمدی مولوی بھی دوسرے کنارے پر کھڑے ہیں۔ اگرچہ اس وقت مرزا منور احمد صاحب کو باہر نکالا جا چکا تھا۔ اور بہت سے احباب ان کے بدن کو سہلا رہے تھے۔ مگر ڈر ضرور تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے مرزا منور احمد صاحب کو کامل شفا بخشی۔ اور جماعت احمدیہ کو اس مقابلہ کے موقعہ پر شماتت اعداء سے بچا لیا۔

ایک گھنٹہ کے بعد مرزا منور احمد صاحب چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے الحمد للہ۔ اس سے قبل ۱۵ جون کی شام کو جب حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ تو شدید آندھی آئی۔ اکثر احباب کا خیال تھا۔ کہ جلسہ ختم کر دیا جائے مگر مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر خاموشی سے چند منٹ دعا کرنے کے بعد تقریر شروع فرما دی۔ شائد پانچ سات منٹ تک آندھی چلی ہو گی۔ کہ اس اثناء میں غیر احمدیوں کا خیمہ گر گیا۔ اور پھر یکایک آندھی بند ہو کر خوشگوار ہوا کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ چنانچہ بعد ازاں کافی دیر تک حضرت مولوی راجیکی صاحب کی تقریر جاری رہی۔ اس واقعہ کا ذکر مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں بھی کر دیا تھا۔ اس لحاظ سے مخالفین ہمارے ایک نوجوان کی غرقابی پر خوش ہونے والے تھے۔ بلکہ چہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اسے بچا کر اس موقعہ پر ہمیں شماتت اعداء سے بچا لیا۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

نازیوں نے حضرت مسیحؑ کی انجیل بدل دی

برلن ۲۰ جون۔ نازیوں نے انجیل کو بالکل بدل دیا ہے۔ یہ سنسنی خیز اطلاع یہاں اطالوی ذرائع خبر رسانی سے پہنچی ہے۔ جس نے سوٹزرلینڈ کے رومن کیتھلک حلقوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی میں جو نئی انجیل شائع کی گئی ہے اس میں سے یہودیوں کا تذکرہ خارج کر دیا گیا ہے۔ جن حصوں میں یہودیوں کا ذکر تھا۔ وہ حصے نکال دئیے گئے ہیں۔ بیت اللحم اور حضرت داؤدؑ کے حوالے بھی خارج کر دئیے گئے ہیں۔ نئی انجیل کے دیباچے میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح جھیل گلیل کی وادی میں پیدا ہوئے تھے۔ جہاں یہودیوں کے علاوہ اور نسلوں کے باشندے بھی آباد تھے۔ ہو سکتا ہے کہ آرین بھی اسوقت اس وادی میں موجود ہوں۔ اس لئے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے والدین یہودی نہیں بلکہ آرین نسل کے تھے۔

یروشلم میں اور ہیکل میں یہودیوں کے ساتھ حضرت مسیح کا مناظرہ بھی اس انجیل میں درج نہیں۔ نیز یہ بیان بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح یروشلم میں داخل ہوئے تھے۔ تو لوگوں نے داؤد کے بیٹے کو ہوشعنا کے نعرے لگا کر ان کا خیر مقدم کیا تھا۔ رومن کیتھلک حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی میں انجیل کے بجائے ہٹلر کی کتاب استعمال کی جاتی رہی ہے جس پر عیسائی حلقوں میں جرمنی کی مخالفت بڑھ گئی تھی۔ غالباً عیسائیوں کی مخالفت کم کرنے کے لئے انجیل دوبارہ رائج کی گئی ہے۔ مگر جو ترمیمیں کی گئی ہیں۔ ان سے عیسائیوں میں مخالفت کا جذبہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(الفضل) ایک مقدس مذہبی کتاب میں تحریف قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ لیکن اناجیل میں دست اندازی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ نازیوں نے اگر یہود سے پرخاش کی وجہ سے انکا ذکر انجیل سے نکال دیا ہے۔ تو پادری صاحبان نے ان مقامات پر تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ جو حضرت مسیحؑ کی الوہیت کے خلاف ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے متعدد تغیرات ان حملوں سے مجبور ہو کر تھوڑے ہی عرصہ میں کئے گئے ہیں۔

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں حسب ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس کے ہمراہ تفصیل ارسال نہیں فرمائی۔ اس لئے اب تک یہ رقوم خزانہ میں بطور امانت پڑی ہیں۔ ان دوستوں سے خطوط کے ذریعہ بھی تفصیل دریافت کی گئی۔ مگر تا حال نہیں ملی۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی رقوم کی تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ تا اس کے مطابق رقوم داخل خزانہ کی جاسکیں۔

حسب فیصلہ مجلس مشاورت بلا تفصیل رقوم اندرون ہند کے لئے تین ماہ کا عرصہ اور بیرون ہند کی جماعتوں کی موصولہ رقوم کے لئے چھ ماہ کا عرصہ مقرر ہے۔ اگر اس عرصہ میں باوجود توجہ دلانے کے کسی دوست کی طرف سے تفصیل نہ ملی۔ تو مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق ان کی رقوم چندہ عام میں ڈال دی جائیں گی۔ اس کے بعد ان کو کوئی شکایت کا حق نہ ہوگا۔

تاریخ	نام فرستندہ	رقم
۱۸ ۳/۴۰	رحمت علی صاحب رائے پور رائیاں	۲۶-۱۰-۰
۲۵ ۳/۴۰	فرمان علی صاحب کالابن کوٹلی	۵-۱۴-۰
۱۰ ۴/۴۰	سلطان علی صاحب معرفت نیوی آفس بمبئی	۴-۱۴-۰
۱۴ ۴/۴۰	جماعت سہارنپور بذریعہ شیخ فضل حق صاحب	۱۵-۰-۰
۲۹ ۴/۴۰	مولاداد صاحب سارچور	۳-۴-۰
۱۳ ۵/۴۰	حافظ صدر الدین صاحب رائے پور سیالکوٹ	۴-۰-۰
۲۰ ۵/۴۰	بشیر احمد صاحب Pratwada	۳-۰-۰
۲۲ ۵/۴۰	خواجہ عبد الرحمٰن صاحب سنور	۳۲-۰-۰
۲۲ ۵/۴۰	عبد اللہ خان صاحب جھمٹ	۱۵-۸-۰
۱ ۶/۴۰	سید لال شاہ صاحب اُنبر شیخوپورہ	۷-۹-۰
۳ ۶/۴۰	بابو احمد اللہ صاحب کوئٹہ	۲۰-۶-۰

بلا تفصیل رقوم از بیرون ہند

تاریخ	نام فرستندہ	رقم
۲۶ ۸/۳۹	شیخ عبد الغنی صاحب ٹبوزہ	۱۳-۵-۰
۱۴ ۱۱/۳۹	" "	۳۹-۱۲-۰
۸ ۴/۴۰	عبد المجید صاحب Bandoing	۳۵-۰-۰
۲۲ ۴/۴۰	قاضی منیر احمد صاحب نیروبی	۱۲-۹-۰
۷ ۵/۴۰	مرزا برکت علی صاحب عراق	۲۹۳-۵-۳
۱۰ ۶/۴۰	رقم موصولہ امپیریل بنک آف ایران بصرہ بذریعہ لائیڈز بنک بمبئی	۲۹۶-۱۲-۰
۱۱ ۶/۴۰	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نیروبی	۱۴۹-۳-۰

ناظر بیت المال

کتاب ضرورۃ الامام کا امتحان

موجودہ دنیا کے متغیر حالات اور اسلام کی قابل رحم حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ عالم میں اسوقت ایک پر امن نظام کے قیام کی خاطر ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

ان حالات کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کے دوسرے سہ ماہی امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورۃ الامام" نصاب مقرر کی گئی ہے۔ اس کتاب کے صرف ۴۸ صفحے ہیں۔ اگر کم از کم ۶ صفحے روزانہ پڑھے جائیں۔ تو آٹھ دن میں کتاب ختم ہو سکتی ہے۔ امتحان ۵ ماہ اخاء ۱۳۱۹ھش مطابق ۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب ۴ اپنے نام مع فیس داخلہ ایک پیسہ دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں ؎

گذشتہ امتحان میں بفضل خدا احباب بکثرت شامل ہوئے۔ نتیجہ انشاء اللہ "الفضل" میں عنقریب شائع کر دیا جائے گا ؎ خاکسار ملک عمر علی بی۔ اے مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام بلا تفصیل رقوم

مندرجہ ذیل دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور میں رقوم بھجوائی ہیں۔ لیکن اس کے ہمراہ کوئی تفصیل ارسال نہیں کی جس کی وجہ سے ان کی رقوم خزانہ میں بطور امانت پڑی ہیں۔ ان دوستوں سے تفصیل دریافت کی گئی ہے۔ مگر تا حال کوئی تفصیل نہیں ملی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جاوا کے بعض دوست جو پنجاب سے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ بعض رقوم بھجواتے ہیں۔ جو Bandoing کے ڈاک خانہ سے ہو کر ملتی ہیں۔ اس میں رقم بھجوانے والے کا منی آرڈر پر پورا پتہ نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ان سے خط و کتابت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ رقم بھجواتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی دفتر ہذا کو یا محاسب صاحب کو بھجوا دیا کریں۔ ان رقوم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تاریخ	نام	رقم
۳۰ ۳/۴۰	مکرمہ نفیرہ بیگم صاحبہ ڈاکخانہ کبیر والا	۵-۰-۰
۲۶ ۸/۳۹	شیخ محمد یوسف صاحب Bufa افریقہ	۶-۱-۰
۱۶ ۹/۳۹	فیض محمد صاحب Bandoing	۲-۸-۰
۱۴ ۱۰/۳۹	امیر الدین صاحب Absiandria	۵۲-۰-۰
۲۳ ۱/۴۰	حکیم طفیل محمد صاحب Bandoing	۵-۰-۰
۱۰ ۲/۴۰	نور الٰہی صاحب ٹانگہ	۹-۱۵-۰
۶ ۳/۴۰	عبد اللطیف صاحب Bandoing	۱-۰-۰
۸ ۴/۴۰	حکیم طفیل محمد صاحب "	۲-۸-۰
۱۴ ۴/۴۰	عبد اللطیف صاحب ماریشس	۲۰-۰-۰
۱۳ ۵/۴۰	حکیم طفیل محمد صاحب Bandoing	۲-۸-۰

ناظر بیت المال

یوم تبلیغ اور غیر مبائعین

سیکرٹریاں اصلاح مابین اور سیکرٹریاں تبلیغ و انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ ۱۴ وفا ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۴۰ء کو جہاں عام مسلمانوں میں تبلیغ کی جائے۔ وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ ہدایات کے مطابق نہایت ہمدردی اور محبت کے ساتھ غیر مبائعین میں بھی تبلیغ کی جائے۔ اور زیر تبلیغ افراد سے ایسا تعلق پیدا کیا جائے۔ کہ آئندہ بھی تبلیغ جاری رہے۔ حتےٰ کہ تمام وہ غلط فہمیاں اور شکوک دور ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے ہمارے بھائی مرکز احمدیت سے دور ہیں۔ اس موقعہ پر غیر مبائعین میں تقسیم کرنے کے لئے نہایت مناسب لٹریچر چھپوایا گیا ہے۔ احباب و عہدہ داران منگوا کر غیر مبائعین میں اس طرح تقسیم کریں۔ کہ ان میں سے کوئی دوست بغیر تبلیغ اور لٹریچر کے نہ رہیں۔

(۱) ایک غلطی کا ازالہ ۵/ کے پانچ ایک روپیہ سینکڑہ۔

(۲) نشان آسمانی فی ۱/ ۶ روپیہ سینکڑہ۔

(۳) رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب رعائتی قیمت ۲/ فی

(۴) غیر مبائعین کے چھ اہم سوالات کے مفصل جوابات مرتبہ مولوی ابو العطاء صاحب فی رسالہ ۱/ ۳ روپیہ سینکڑہ۔

(۵) ٹریکٹ "مسئلہ نبوت کے متعلق ایک اور فیصلہ کن تحریر" ۱/ سینکڑہ

(۶) ٹریکٹ "تفسیر القرآن کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا دعویٰ اور اس کی حقیقت" ۱/ سینکڑہ

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

وصیتیں

نمبر ۵۶۲۱ منکہ سائرہ بیگم زوجہ حکیم محمد صدیق صاحب قوم ارائیں عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۴-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ صرف میرا حق مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور وہ مبلغ دو صد روپیہ صرف ہے اس میں سے میں نے ابھی تک کچھ وصول نہیں کیا۔ اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائیداد ہے نہ کوئی ذریعہ آمد ہے۔ اس حق مہر کی رقم مبلغ مار روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری زندگی میں میری کوئی جائیداد بنی تو میں اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی ادائیگی کی کوشش کروں گی۔ لیکن اگر قبل از ادائیگی میری وفات ہو جائے پیران تمام رقوم کی ادائیگی کی ذمہ داری جو حصہ وصیت کی رو سے مجھ پر عاید ہوتی ہے۔ میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ فی الحال میرے ذمہ مبلغ دو صد روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی رقم واجب الاداء ہے جس کو میں جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر بعد میں اللہ تعالےٰ نے میری حیثیت بڑھا دی تو پھر میں اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی ادائیگی کی کوشش کرونگی العبدہ سائرہ بیگم گواہ شد حکیم محمد صدیق خاوند موصیہ گواہ شد الہ دین احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شاہدرہ گواہ شد غلام محمد ہیچر ہائی سکول شاہدرہ

نمبر ۵۶۲۲ منکہ حاجی اللہ بخش ولد چوہدری نبی بخش قوم جٹ پیشہ کاشت کاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن بہلولپور چک ۱۲۷ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں مسمی حاجی اللہ بخش بیان کرتا ہوں کہ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کردوں تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ حسب ضابطہ وصول کرے۔ نیز اگر میرے مرنے کے وقت اس جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان واقعہ چک ۱۲۷ بہلولپور ضلع لائلپور قیمتی چھ صد روپیہ۔ (۲) سکونتی زمین سفیدہ ساکن بہلولپور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ایک سو روپیہ (۳) زمین گروی نزد برکت علی بہلولپور ضلع سیالکوٹ بحصہ خود آٹھ بیگہ کا حق ملکیتی چار سو روپیہ یعنی کل گیارہ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد حاجی اللہ بخش نشان انگوٹھا گواہ شد الیاس الدین مدرس بہلولپور گواہ شد عبد اللہ خان نمبردار بقلم خود

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۰ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء تک پرنسپل صاحب طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔ **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دماغ رخسار دل کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزار دل مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ: فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان صلح نامہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اس کے رو سے رودبار انگلستان اور بحر اوقیانوس کے ساحلی علاقہ نیز شمالی فرانس پر جنگ کے اختتام تک جرمنی کا قبضہ رہے گا۔ فرانس کے مجموعی رقبہ کا ایک تہائی ضرور فرانسیسیوں کے قبضہ میں رہے گا۔ اسی طرح پیرس بھی۔ فرانسیسی بحری بیڑے کے تمام جہاز غیر مسلح کر دئیے جائیں گے۔ اور جرمنی ان سے فرانسیسی ساحل کی حفاظت کا کام لے سکیگا۔ تمام جہازوں کو بلا لیا گیا ہے مکمل صلح نامہ اختتام جنگ پر ہوگا۔

لنڈن ۲۳ جون - فرانس کے ایک جنرل ڈیگول نے یہاں سے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی کی شرائط صلح غلامی کے مترادف ہیں حریت پسند فرانسیسی اس ذلت کو کبھی گوارا نہیں کریں گے۔ حکومت فرانس کا یہ اقدام توہین آمیز ہے۔ میں یہاں سے فرانس کی طرف سے جنگ جاری رکھنے کا ذمہ لیتا ہوں۔

لنڈن ۲۳ جون - مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ برطانیہ آخر دم تک جرمنی سے مقابلہ کرے گا۔ اگر ہم کامیاب ہوگئے۔ تو ہم فرانس کو بھی آزاد کرا دیں گے اگر فرانسیسی نو آبادیات جنگ جاری رکھنا چاہیں۔ تو برطانیہ ان کی مالی امداد کا ذمہ لیتا ہے۔

شملہ ۲۴ جون وائسرائے ہند نے گاندھی جی کو ملاقات کے لئے شملہ آنے کی دعوت دی ہے۔ امید ہے۔ گاندھی جی اس ہفتہ کے آخر یہاں پہنچ جائیں گے مسٹر جناح کو بھی یہ دعوت دی گئی ہے۔ اور آپ ۲۷ جون کو یہ ملاقات کریں گے۔

لنڈن ۲۴ جون - روم میں فرانسیسی نمائندے اطالوی حکومت سے صلح کی گفت وشنید کر رہے ہیں - آج صبح فرانسیسی وزراء کا ایک اجلاس اطالوی شرائط پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ امید ہے کہ آج آخری فیصلہ ہو جائے گا۔ فرانس میں جنگ ابھی جاری ہے۔ بورڈو کی حکومت کے صلح کے فیصلہ پر دنیا بھر کے فرانسیسیوں نے اظہار ناراضگی کیا ہے

امریکہ کے اخبار اس پر سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ فرانسیسیوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان سے کیسی سخت شرائط منوائی گئی ہیں۔ ہیرلڈ ٹریبیون نے لکھا ہے۔ کہ فرانس کی حکومت نے باعزت صلح کا عزم ظاہر کیا تھا۔ مگر اب جو صلح ہوئی ہے وہ فرانس کے لئے باعث عزت نہیں۔

شملہ ۲۴ جون حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو ایک لاکھ ٹن کھانڈ سپلائی کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ جس نے یہ آرڈر انڈین شوگر سنڈیکیٹ کو پہنچا دیا ہے۔ بین الاقوامی قواعد کے رو سے ہندوستان کسی بیرونی ملک کو کھانڈ نہیں بھیج سکتا۔ اس لئے خاص اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ اس وقت یہاں چار لاکھ ٹن کھانڈ فالتو پڑی ہے۔

قاہرہ ۲۴ جون - علی مہر پاشا کے استعفیٰ کے بعد ان کے سجائی اب نئی وزارت بنا رہے ہیں۔ جو غالباً پہلے وزراء پر ہی مشتمل ہوگی۔ وزارت کی اس تبدیلی سے برطانیہ اور مصر کے سیاسی تعلقات میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

شملہ ۲۴ جون - میسور سٹیٹ نے جنگ کے امدادی فنڈ میں مزید پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے - اور حکم دیا ہے کہ اتوار کو تمام ریاست میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں۔

لنڈن ۲۴ جون گورنمنٹ فرانس کے معاہدہ صلح پر دستخط کر دینے کے بعد جنرل ڈیگال نے جو ہوسے رینا کی وزارت میں اعلیٰ فوجی افسر تھے۔ لنڈن میں ایک نیشنل فرانسیسی کمیٹی بنائی ہے - یہ کمیٹی فرانس اور وہاں کے باشندوں کے مفاد کی نمائندگی کرے گی۔ اور اس کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ فرانس کی آزادی کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔ اور موجودہ جنگ میں اتحادیوں کو اسوقت تک مدد دے۔ جب تک کہ وہ دشمن پر غلبہ نہ پالیں۔ برطانیہ میں رہنے والے تمام فرانسیسی اس کے ماتحت ہوں گے۔ اسی طرح وہ فرانسیسی بھی جو فرانس کی آزادی کے متمنی ہیں۔ اس کے ساتھ ملحق ہوں گے۔

آج جنرل ڈیگال نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا - فرانس کے ہتھیار ڈال دینے کی وجہ سے فرانس کی حکومت کا اب بالکل خاتمہ ہوگیا ہے۔ اور فرانس کی سرزمین پر اب کوئی آزاد گورنمنٹ قائم نہیں رہی - بورڈو گورنمنٹ کلیتہً اٹلی اور جرمنی کے ماتحت ہے۔ لیکن ہم ہارے نہیں - اور نہ ملک کے باشندوں نے اپنا دم توڑا ہے۔ اسی لئے فرانسیسی نیشنل کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو جنگ میں برطانیہ کی پوری طرح مدد کرے گی - اس کے بعد برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی گئی۔ جس میں کہا گیا۔ کہ بورڈو گورنمنٹ نے معاہدہ صلح پر دستخط کرکے اس سمجھوتہ کو توڑ ڈالا ہے۔ جو برطانیہ اور فرانس کے درمیان تھا۔ سو حکومت برطانیہ اب بورڈو گورنمنٹ کو آزاد ملکی حکومت تسلیم نہیں کرے گی - بلکہ وہ فرانسیسی نیشنل کمیٹی کو مانے گی۔ اور لڑائی کے متعلق اسی سے بات چیت کرے گی۔

لنڈن ۲۴ جون - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ دو دن کے اندر اندر برلن اور پیرس کے درمیان گاڑی چلنی شروع ہو جائے گی۔

لنڈن ۲۴ جون کل جرمن ریڈیو نے یہ افواہ اڑائی تھی۔ کہ حکومت مصر اور برطانیہ میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے شاہ فاروق پر یہ زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ مگر یہ خبریں بالکل جھوٹی ہیں۔ مصر کے بہت سے اخبارات نے بھی ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون پہلے یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ روس اور ترکی کے درمیان ایک نئے سمجھوتہ کی بات چیت شروع ہے۔ اور ترکی کے وزیر خارجہ ماسکو جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ لیکن اس خبر کو اب بے بنیاد قرار دیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون - کینیڈا کے وزیر انصاف نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کے ہتھیار ڈال دینے کی وجہ سے کینیڈا کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔

شملہ ۲۴ جون - فرانسیسی فوجوں کے ہار جانے کی وجہ سے ہندوستان کے لوگوں میں جو بے چینی پیدا ہو گئی تھی وہ اب دور ہو گئی ہے گورنمنٹ نے لوگوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ اس کی مالی پوزیشن بہت مضبوط ہے۔ اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ اور لوگوں نے بنکوں سے روپیہ نکلوانے کی بجائے اب بنکوں میں پہلے سے بھی زیادہ روپیہ جمع کرانا شروع کر دیا ہے

بمبئی ۲۴ جون - بمبئی میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے جو مشق کی گئی تھی اس کے دوران میں بعض لوگوں نے مکانوں اور کاروں کی بتیاں گل کرنے میں غفلت سے کام لیا۔ اور آج ان لوگوں کو عدالت نے سزا دی - یہ سزا اگرچہ معمولی ہے۔ مگر ساتھ ہی انہیں یہ بات جتا دی گئی ہے۔ کہ اگر انہوں نے پھر ایسا کیا۔ تو انہیں سخت سزا دی جائے گی۔

شملہ ۲۴ جون - پنجاب کی ریڈکراس سوسائٹی نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان سے باہر لڑنے والے لوگوں کی مدد کے لئے چندہ دیں۔ اسوقت تک سوسائٹی ایک لاکھ ۲۳ ہزار چھ سو روپیہ اکٹھا کر چکی ہے۔

شملہ ۲۴ جون - بیکانیر کے مہاراجہ صاحب نے ایک بار لوگوں سے پھر اپیل کی ہے۔ کہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی